حافظ عُبید اللہ

کیا عیسیٰ بن مریم دو ہیں؟

مرزا قادیانی اور جماعت قادیانیہ کا ایک دھوکہ اور اس کی حقیقت

جماعت مرزائیہ کی طرف سے ایک شبہ یہ اچھالا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اُن عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا جن کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شبِ معراج میں ملاقات ہوئی تھی تو ان کا حلیہ بیان فرماتے ہوئے رنگ ''سُرخ'' بتایا، اور جب اُن آنے والے مسیح کا ذکر کیا جن کے ہاتھ سے دجّال نے قتل ہونا ہے تو رنگ ''گندمی'' بتایا، لہذا ثابت ہوا کہ پہلے مسیح علیہ السلام اور تھے اور آنے والا مسیح کوئی اور ہے اور چونکہ مرزا قادیانی کا رنگ ''گندمی'' تھا لہذا جس عیسی بن مریم کے آنے کی خبر دی گئی تھی وہ مرزا قادیانی ہی ہے۔

شبہ کا ازالہ:

سب سے پہلے ہم ان احادیث پر نظر ڈالتے ہیں جن کے اندر واقعہ معراج کا ذکر ہے اور پھر جن کے اندر آنے والے مسیح (علیہ السلام) کا ذکر ہے، اس کے بعد ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ مرزا قادیانی کو دیکھنے والے اس کے مریدوں نے اس کی رنگت کیا بیان کی؟۔

حدیث نمبر 1: (واقعہ اسراء ومعراج کے بارے میں)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لقیتُ لیلة أسري بي موسىٰ رجلاً آدم طوالاً جعداً كأنه من رجال شنوءة ، ورأيتُ عيسىٰ رجلاً مربوعاً ، مربوع الخلق الى الحُمرةِ والبياض ، سبط الرأس**...... الى آخر الحديث۔ **اسراء کی رات میری ملاقات** موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ ہوئی، اُن کا رنگ گندمی، قد لمبا، گھونگریالے بال والے تھے جیسے (یمن کے) قبیلہ شنوءہ کے لوگ، اور میں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو دیکھا وہ درمیانہ قد، سرخ وسفید رنگت اور سیدھے بالوں والے تھے۔

(صحيح البخاري: حدیث نمبر 3239)

حدیث نمبر 2: (اس میں بھی اسراء ومعراج کا بیان ہے)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **ليلة أُسري بي رأيتُ موسىٰ ، واذا هو رجلٌ ضَربٌ رَجِلٌ ، كأنه من رجال شنوءة ، ورأيتُ عيسىٰ فاذا هو رُجُلٌ رَبعَةٌ**

أَحمرُ ...... الی آخر الحدیث“ اسراء کی رات میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، وہ دبلے پتلے اور سیدھے بالوں تھے، اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، وہ درمیانہ قد اور سرخ رنگ والے تھے۔

(صحیح البخاری: حدیث نمبر 3394، باب قول اللہ تعالیٰ وھل أتاک حدیث موسیٰ)

حدیث نمبر 3: (یہ بھی واقعہ معراج کے متعلق ہے)

”حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **رأیتُ عیسیٰ وموسیٰ وابراھیم ، فأما عیسیٰ فأحمر جعد عریض الصدر ، وأما موسیٰ فآدم جسیم سبط کأنہ من رجال الزُط**“ میں نے حضرات عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم (علیہ السلام) کو دیکھا، پس عیسیٰ (علیہ السلام) کا رنگ سرخ، بال گھنگھریالے اور سینہ چوڑا ہے، لیکن موسیٰ (علیہ السلام) کا رنگ گندمی، موٹا بدن اور سیدھے بالوں والے جیسے ”زُطّ“ یعنی جاٹ لوگ ہوتے ہیں (زُطّ سوڈان کی لمبے قد والی ایک قوم کو بھی کہا جاتا ہے)۔

(صحیح البخاري: حدیث نمبر 3438،)

اب غور فرمائیں! پہلی حدیث شریف کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام گھنگھریالے بالوں والے اور عیسیٰ علیہ السلام سیدھے بالوں والے، اور دوسری حدیث شریف میں موسیٰ علیہ السلام سیدھے بالوں والے، اسی طرح دوسری حدیث کے مطابق موسیٰ علیہ السلام سیدھے بالوں والے اور دبلے پتلے جیسے شنوءہ کے لوگ اور تیسری حدیث کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام گھنگھریالے بالوں والے، اور اسی تیسری حدیث کے مطابق موسیٰ علیہ السلام ”**جسیـــــم**“ یعنی موٹے بدن (زیادہ گوشت) والے جیسے جاٹ ہوتے ہیں۔ اسی طرح پہلی حدیث میں عیسیٰ علیہ السلام کا رنگ ”سرخ وسفید“ جبکہ دوسری اور تیسری حدیث میں آپ کا رنگ صرف ”سرخ“ بیان ہوا ہے۔

یاد رہے تینوں احادیث واقعہ معراج سے متعلق ہیں، تو کیا ان تینوں احادیث کی بناء پر یہ کہنا ٹھیک ہوگا کہ معراج کی رات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات دو موسیٰ علیہ السلام اور دو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوئی تھی؟ ایک موسیٰ علیہ السلام سیدھے بالوں والے تھے اور دوسرے گھنگریالے بالوں والے، ایک نحیف جسم والے تھے اور دوسرے جسیم اور موٹے، اسی طرح ایک عیسیٰ علیہ السلام سیدھے بالوں والے اور سُرخ وسفید رنگت والے تھے اور دوسرے عیسیٰ علیہ السلام صرف سرخ رنگ والے اور گھنگھریالے بالوں والے؟ ایسا ہرگز نہیں، حقیقت میں نہ موسیٰ علیہ السلام کے حلیہ میں اختلاف ہے اور نہ عیسیٰ علیہ السلام کے، اس کی وضاحت آگے کریں گے، پہلے چند مزید احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں:۔

حدیث نمبر 4: (اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خواب کا ذکر ہے)

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **وأرانی اللیلة عند الکعبة فی المنام، فاذا رجل آدم ، کأحسنِ ما یُریٰ من اُدمِ الرجال تضرب لِمّتُہ بین منکبیہ رَجِل الشعرِ ، یقطر رأسہ ماءً ، واضعاً یدیہ علی مَنکِبُي رجُلینِ وھو یطوف بالبیت ، فقلتُ من ھذا؟ فقالوا: ھـذا المسیح ابنُ مریم ، ثُمّ رأیتُ رجلاً وراء ہ جعداً قِططاً أعور العین الیُمنیٰ ، کأشبہِ من رأیتُ بابنِ قَطَنٍ واضعاً یدیہ علیٰ منکِبی رجل یطوف بالبیت ، فقلتُ من ھذا؟ قالوا: المسیح الدجّال** “ میں کعبہ کے پاس (سویا تھا) کہ خواب میں ایک گندمی رنگ کا خوبصورت ترین آدمی دیکھا جس کے لمبے سیدھے بال اس کے کندھوں کے درمیانی حصہ کو چھو رہے تھے، سَر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو (لوگوں) نے کہا: یہ مریم کے بیٹے مسیح (علیہ السلام) ہیں، پھر میں نے اُن کے پیچھے ایک اور آدمی دیکھا جس کے بال بہت زیادہ گھنگریالے تھے، دائیں آنکھ سے اندھا تھا ابن قطن (یعنی عبدالعزیٰ بن قطن) کی طرح دِکھتا تھا وہ بھی ایک آدمی کے کندھوں پر ہاتھ رکھے بیت اللہ کے گرد چکر لگا رہا تھا، پس میں نے کہا: یہ کون ہے؟، انہوں نے کہا: یہ مسیح دجّال ہے۔ (**صحیح البخاري**: حدیث نمبر 3440)

اِس حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خواب کا ذکر فرمایا اور اس میں نظر آنے والے مسیح بن مریم (علیہ السلام) کا حلیہ بیان فرماتے ہوئے گندمی رنگ والے حسین ترین اور اُن کے سیدھے بال ذکر فرمائے جو کندھوں کے درمیان تک لمبے تھے۔

اب یہ احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر 5: (اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی خبر دی گئی ہے)

یہ ایک طویل حدیث ہے، ہم صرف وہ الفاظ نقل کرتے ہیں جو ہمارے موضوع سے متعلق ہیں۔

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **الأنبیـاء اخـوة لعلاّت، اُمّھاتُھم شَتّیٰ ودینھم واحدٌ، وانّي أولی الناسِ بعیسیٰ بنِ مریمَ ، لأنہ لم یکن بینی وبینہ نبي ، واِنّہ نـازلٌ ، فـاِذا رأیتـُمُوہُ فاعرِفوہ: رَجُلٌ مربوعٌ الی الحمرة والبیاض علیہ ثوبان مُمَصَّرانِ کأن رأسہ یقطُرُ**...... الی آخر الحدیث“

(**مسند احمد بن حنبل**: حدیث نمبر 9270 **واللفظ لہ، سنن ابي داود**: حدیث نمبر 4324)

مسند احمد کے حوالے سے یہ پوری حدیث دوسرے قادیانی خلیفہ اور مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود

نے اپنے باپ کی نبوت کی دلیل کے طور پر پیش کی ہے، چنانچہ ہم اسی کا کیا ہوا اس حدیث شریف کامکمل اردو ترجمہ پیش کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:۔

''یعنی انبیاء علاّتی بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں ان کی مائیں تو مختلف ہوتی ہیں اور دین ایک ہوتا ہے، اور میں عیسیٰ بن مریم سے سب سے زیادہ تعلق رکھنے والا ہوں کیونکہ اُس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں (**لم یکن بینی وبینہ نبي** کا صحیح ترجمہ ہے''ان کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا''یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرما رہے ہیں جو آپ سے پہلے مبعوث ہو چکے تھے۔ناقل) اور وہ نازل ہونے والا ہے۔پس جب اسے دیکھو تو اُسے پہچان لو کہ وہ درمیانہ قد، سُرخی سفیدی ملا ہوا رنگ اور زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے (مرزا محمود نے اس کا ترجمہ زرد کیا ہے جس سے یہ سمجھ آتا ہے کہ گہرے زرد رنگ کا لباس ہوگا جبکہ **مُمَصّر** اُس کپڑے کو کہا جاتا ہے جس میں بہت ہلکی سی زردی ہو، بحوالہ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری۔جلد 16، صفحہ 55، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت......ناقل) اُس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا گو سر پر پانی نہ ہی ڈالا ہو۔اور وہ صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور جزیہ ترک کر دے گا۔اور لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دے گا۔اُس کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ سب مذاہب کو ہلاک کر دے گا اور صرف اسلام رہ جائے گا۔اور اُس کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ مسیح دجّال کو ہلاک کر دے گا اور زمین میں امن قائم ہوگا یہاں تک کہ شیر اونٹوں کے ساتھ اور چیتے گائے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چرتے پھریں گے اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور وہ اُن کو نقصان نہ دیں گے۔عیسیٰ بن مریم چالیس سال تک رہیں گے اور پھر فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے''۔ (حقیقۃ النبوۃ، حصہ اول، انوار العلوم، جلد 2، صفحات 508و509)

یہ حدیث نقل کر کے قادیانی خلیفہ دوم نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس میں جن عیسی بن مریم (علیہ السلام) کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے جو کہ سراسر قادیانی سینہ زوری ہے لیکن سر دست یہاں ہماری بحث اِس سے نہیں، ہمارا مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ اِس حدیث شریف میں اُن عیسیٰ علیہ السلام کا رنگ جن کے زمانہ میں (ان کے ہاتھوں) دجّال نے ہلاک ہونا ہے''سرخی سفیدی ملا ہوا''بیان ہوا ہے۔

حدیث نمبر 6: (اس میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خبر دی گئی ہے)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ عنہ نے فرمایا: **ان روح الله عیسیٰ بن مریم نازل فیکم، فاذا رأیتموه فاعرفوه رجل مربوع الی الحمرة والبیاض علیه ثوبان مُمَصّران کأن رأسه یقطر وان لم یصبه بلل فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویدعو الناس الی الاسلام**

فیھلک اللہ في زمانہ المسیح الدجّال وتقع الأمنۃ علی اھل الأرض حتی ترعی الأسود مع الابل والنمور مع البقر والذئاب مع الغنم ویلعب الصبیان مع الحیات لاتضرھم فیمکث أربعین سنۃ ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون . ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ '' بے شک روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تمہارے اندر نازل ہونے ہوں گے، پس جب انہیں دیکھو تو پہچان لو کہ وہ درمیانہ قد، سُرخ وسفید رنگ اور ہلکے زردی مائل رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے، اُن کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا حالانکہ سر پر پانی نہ ڈالا ہوگا، اور وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کردیں گے، اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں گے، اور اُن کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ مسیح دجّال کو ہلاک کردے گا اور زمین میں امن قائم ہوگا یہاں تک کہ شیر اونٹوں کے ساتھ اور چیتے گائے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چرتے پھریں گے اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور وہ اُن کو نقصان نہ دیں گے۔ پس وہ چالیس سال تک رہیں گے اور پھر فوت ہوجائیں گے اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے''۔ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

(المستدرک للحاکم، حدیث نمبر 4163، جلد 2، صفحہ 651، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

امام ذہبیؒ نے ''تلخیص المستدرک'' میں اس حدیث کو صحیح لکھا ہے۔

اب نتیجہ یہ نکلا کہ حدیث نمبر 4 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس خواب کا ذکر گذرا اس میں نظر آنے والے مسیح بن مریم علیہ السلام کا رنگ ''گندمی'' اور صورت ''حسین ترین'' بیان ہوئی ہے، اور حدیث نمبر 5 اور 6 میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی خبر دی تو اُن کا رنگ ''سرخ وسفید'' فرمایا، یعنی قادیانی شوشے کی پہلی کڑی ٹوٹ گئی کہ آنے والے مسیح کا رنگ صرف ''گندمی'' بیان ہوا ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک حدیث میں جس میں خواب کا ذکر ہے ''گندمی رنگ'' اور دوسری احادیث جن کے اندر عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی خبر دی گئی ہے ''سفید اور سرخ رنگ'' بتایا گیا ہے، تو سب سے پہلے تو قادیانی بتائیں کہ ''آنے والا مسیح'' ایک ہے یا دو؟۔

اب ہم آتے ہیں اِس (بظاہر نظر آنے والے) معمّہ کی طرف، جہاں تک حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہ السلام کے حلیے میں لفظ ''جعد'' آیا ہے تو علماء حدیث نے لکھا ہے کہ وہاں لفظ ''جعد'' کا معنیٰ ''گھنگھریالے بالوں والا'' نہیں بلکہ ''گٹھیلے اور مضبوط بدن والا'' ہے (دیکھیں: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی فتح الباری شرح صحیح البخاري، جلد 6، صفحہ 486، کتاب الأنبیاء، طبع المکتبۃ السلفیۃ، اور امام نوویؒ کی شرح صحیح مسلم، صفحہ 205، کتاب الایمان. باب الاسراء برسول اللہ الی السمٰوات، طبع بیت الافکار الدولیۃ، بیروت، اسی طرح

’’جعد‘‘ کا معنی ’’گٹھیلے بدن والا‘‘ ابن اثیر کی النهاية في غير الحديث والأثر، جلد 1، صفحہ 275، طبع المکتبة الاسـلامیة میں بھی لکھا ہے)، تو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں کے بال ’’سیدھے‘‘ ہی رہے اور ’’جعد‘‘ کا یہ معنیٰ نہیں کہ ان میں سے کسی کے بال ’’گھنگھریالے‘‘ تھے۔ (یادرہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی اور امام نووی رحمتہ اللہ علیہم دونوں قادیانیوں کے مسلّمہ اپنے اپنے وقت کے مجدد ہیں اور مرزا قادیانی کے نزدیک مجدد کی بات ماننا ضروری ہے)۔ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ ’’جسیم‘‘ یعنی موٹے بدن والے تھے تو وہاں ’’جسیم‘‘ کا معنیٰ زیادہ گوشت والے یا موٹے نہیں بلکہ اس کا مطلب ہے ’’لمبے قد والے‘‘، حافظ ابن حجرؒ نے قاضی عیاضؒ کے حوالے سے یہ بات لکھی ہے (فتح الباری شرح صحیح البخاري، جلد 6، صفحہ 484) لہٰذا دونوں احادیث کو ملا کر یہ مطلب نکلا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نحیف البدن اور لمبے جسم والے تھے، اس طرح احادیث میں موسیٰ علیہ السلام دو نہیں بلکہ ایک ہی رہے۔

اب آیئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حلیے کی بات کرتے ہیں، آپ نے دیکھا کہ واقعہ معراج سے متعلقہ احادیث میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رنگ ’’سرخ وسفید‘‘ بیان ہوا ہے، اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وحضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں ’’سرخ‘‘ رنگ بیان ہوا ہے، اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا ذکر ہے (اور جس کا ترجمہ ہم نے مرزائی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود سے نقل کیا ہے) آپ کا رنگ ’’سرخ وسفید‘‘ ہی بیان ہوا ہے جبکہ خواب والی روایت میں جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ کا رنگ ’’گندمی‘‘ بیان ہوا ہے۔

لیکن ہمیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت اسی صحیح بخاری میں ملتی ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ ’’لا والله ما قال النبيُ صلى الله عليه وسلم لعيسىٰ أحمر ......‘‘ نہیں اللہ کی قسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں ہرگز یہ نہیں فرمایا کہ آپ کا رنگ سرخ ہے۔ (صـحـيـح البـخـاري: حدیث نمبر 3441)، اِس سے معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی جس روایت میں ’’سرخ‘‘ رنگ کا ذکر ہے اس میں کسی راوی کو غلطی لگی ہے، امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم میں یہی بات یوں بیان کی ہے ’’وقد روى البخـاري عن ابن عـمـر رضـي الله عنهما أنه أنكر رواية احمر وحلَفَ أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يقله يعني وأنه اشتبـه عـلى الراوي، فيجوز أن يتأول الأحمر على الآدم، ولا يكون المراد حقيقة الأدمة والحمرة بـل مـا قـاربهـا‘‘ امام بخاری نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (جو روایت پہلے گذری۔ ناقل) کہ انہوں نے

''سرخ'' رنگ والی روایت کا انکار کیا ہے اور قسم اٹھا کر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ عنہ نے یہ بات نہیں فرمائی، مطلب یہ ہے کہ کسی راوی کو شبہ لگا ہے شاید اس نے گندمی رنگ پر سرخ کا لفظ بول دیا، اور اس سے بھی خالص گندمی یا خالص سرخ نہیں بلکہ وہ رنگ مراد ہے جو ان کے قریب قریب ہو (شرح صحیح مسلم للنووي ،جلد 2 صفحات 232و233،' طبع مصر، زیرِ حدیث نمبر 169، کتاب الایمان. باب ذکر المسیح ابن مریم و المسیح الدجّال)۔

تو دوستو! نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دو ہیں اور نہ ہی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دو ہیں، آیئے اس کی مزید وضاحت کے لئے مزید دو احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں تا کہ بات اچھی طرح سمجھ آ جائے، امام ترمذیؒ نے اپنی سنن ترمذی میں صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارکہ کے بارے میں دو روایات ذکر کی ہیں:۔

روایت نمبر (1):

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: **لَم یَکُن رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِالطویلِ البائِنِ ، وَلا بِالقَصِیرِ، وَلا بِالأبیَضِ الأمهقِ ، وَلا بِالآدمِ، ولیس بِالجَعدِالقَطَطِ، وَلا بِالسَّبطِ** ......الی آخر الحدیث''۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک نہ بہت لمبا تھا نہ چھوٹا (بلکہ درمیانہ تھا)، اور (رنگ کے اعتبار سے) نہ بالکل سفید تھے اور نہ گندمی رنگ والے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نہ بالکل سیدھے تھے اور نہ بالکل گھنگھریالے......۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر 3623 / شمائل ترمذی، حدیث نمبر 1)

روایت نمبر (2):

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: **کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم رَبعَةً لَیسَ بِالطَّوِیلِ وَلا بِالقَصِیرِ، حَسَنَ الجِسمِ ، أسمَرَ اللَّونِ، و کان شَعرُه لَیسَ بِجَعدٍ وَلا سَبطٍ اذا مَشیٰ یَتکَفَّأُ** ۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کا قد مبارک) نہایت معتدل تھا، نہ زیادہ لمبا اور نہ چھوٹا، خوبصورت جسم والے تھے، آپ کا رنگ مبارک گندمی تھا، اور آپ کے بال مبارک نہ بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے، آپ جب چلتے تھے تو آگے کو جُھک کر چلتے تھے۔ (سنن ترمذی، حدیث نمبر 1754 / شمائل ترمذی، حدیث نمبر 2)

یہ دونوں روایات صحیح ہیں اور سنن ترمذی و شمائل ترمذی کے علاوہ بہت سی دوسری کتبِ حدیث میں بھی موجود ہیں، لیکن اگر الفاظ کو دیکھا جائے تو پہلی روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک

''آدم''، یعنی گندمی نہیں تھا، جبکہ دوسری روایت میں یہی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''أسمر اللون''، یعنی گندمی رنگت والے تھے (آدم اور أسمر دونوں کا معنی گندمی یا سانولا ہوتا ہے)، تو اب جماعت قادیانیہ کی منطق کی رُو سے یہاں بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے چونکہ دو قسم کی رنگت بیان فرمائی ہے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سامنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی دو تھے۔

نتیجہ:

حقیقت یہ ہے کہ رنگ بیان کرنے والا کبھی کسی کا رنگ ''سُرخ'' یا ''سفید'' بیان کردیتا ہے لیکن اس کی مراد خالص سفید یا سُرخ نہیں ہوتا، کیونکہ کسی انسان کا رنگ نہ تو خون کی طرح سرخ ہوتا ہے اور نہ ہی دودھ کی طرح سفید، اسی طرح کسی کا رنگ ''گندمی'' بیان کردیا جاتا ہے لیکن اس سے مراد بالکل سانولا رنگ نہیں ہوتا، کوئی سُرخ وسفید رنگت والا کبھی کسی وجہ سے گندمی یا سانولا بھی دکھ سکتا ہے (مثال کے طور پر گرمی کے موسم میں دھوپ کی وجہ سے) اور کوئی گندمی رنگ والا کبھی سُرخ بھی دکھ سکتا ہے مثال کے طور پر غصے کی حالت میں یا کوئی زور والا کام کرتے ہوئے)، لہذا اگر جماعت قادیانیہ کا یہ اصرار ہے کہ روایات میں رنگت کے اختلاف کی وجہ سے عیسیٰ علیہ السلام دو ثابت ہوتے ہیں تو پھر انہیں موسیٰ علیہ السلام بھی دو ماننے ہوں گے اور صحابہ کے زمانے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی دو ماننے ہوں گے، اور جیسا کہ بیان ہوا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تو قسم اٹھا کر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں ہرگز نہیں فرمایا کہ ان کا رنگ سُرخ تھا (لہذا یہ بعد کے کسی راوی کے الفاظ ہیں)۔

مرزا قادیانی کا حلیہ اس کے مریدوں کے الفاظ میں:

قارئین محترم! آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ مرزا قادیانی کے چہرے کی رنگت بھی خود اس کے مریدوں نے کہیں ''سرخ'' اور کہیں ''سفید وسرخ گندمی'' بیان کی ہے، مرزا کا مرید خاص مفتی محمد صادق اپنی قادیان میں آمد اور مرزا کے حلیہ کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

''آپ کی ریش مبارک مہندی سے رنگی ہوئی تھی، چہرہ بھی سُرخ اور چمکیلا'' (ذکر حبیب، طبع جدید، جلد اول، صفحہ 4)

ایک دوسری جگہ یہی مفتی محمد صادق مرزا کا تفصیلی حلیہ بتاتے ہوئے لکھتا ہے:۔

''رنگ سُرخ وسفید گندمی تھا، جب آپ ہنستے تھے تو چہرہ بہت سُرخ ہو جاتا تھا''۔

(ذکرِ حبیب، طبع جدید، جلد اول، صفحہ 25)

اب ہمارا سوال ہے کہ کیا قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی دو تھے یا ایک؟ اگر ایک ہی تھا تو پھر کیا وجہ ہے کہ

کہیں اسکا رنگ ’’چمکتا ہوا سُرخ‘‘ اور کہیں ’’سُرخ وسفید گندمی‘‘ بتایا جارہا ہے جو ہنسنے پر بہت زیادہ سُرخ ہوجاتا تھا؟۔

اور یہ بات بھی ہمیشہ پیش نظر رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام احادیث میں ’’مریم کے بیٹے عیسیٰ‘‘ کا نام صاف طور پر ذکر کیا ہے کسی ’’چراغ بی بی‘‘ کے بیٹے کا کوئی ذکر نہیں کیا، اور کسی صحابی، محدث، مفسر یا مجدد کے ذہن میں یہ خیال تک کبھی نہیں گذرا کہ عیسیٰ علیہ السلام دو ہیں، اور نہ ان کے تصور میں یہ بات تھی کہ اِس امت میں سے کسی ’’چراغ بی بی‘‘ کے بیٹے کو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ’’عیسیٰ بن مریم‘‘ فرمایا ہے، پھر صحیح بخاری کی جس حدیث کو لے کر جماعت مرزائیہ یہ شبہ پیش کرتی ہے کہ آنے والے مسیح کا رنگ ’’گندمی‘‘ بیان ہوا ہے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں ’’**کـأحسنِ ما یُریٰ مــن اُدمِ الـرجـال**‘‘ (جس کا ترجمہ ہے) گندمی رنگ والے مردوں میں سے خوبصورت اور حسین ترین نظر آنے والے، اب اگر بنظرِ انصاف مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت دیکھیں تو ’’خوبصورت ترین‘‘ تو دُور کی بات صرف ’’خوبصورت‘‘ اور ’’حسین‘‘ کا لفظ بھی اُس پر نہیں بولا جاسکتا، قارئین سے گذارش ہے کہ مرزا قادیانی کی تصویر کو (جو اس کی بہت سی کتابوں کے شروع میں چھپی ملے گی) غور سے دیکھیں تو انہیں صاف نظر آئے گا کہ اس کے چہرے کے خدوخال میں تناسب ہی نہیں، ایک آنکھ بڑی اور دوسری چھوٹی، گردن اکثر تصویروں میں ٹیڑھی نظر آتی ہے، اور اس کی آنکھیں تو ہمیشہ ’’نیم بند‘‘ رہتی تھیں۔

lahore.jpg not found.